ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۸۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۲ | ۱۱ر ماہ تبلیغ ۱۳۲۳ ہش | ۱۵ر صفر ۱۳۶۳ھ | ۱۱ر فروری ۱۹۴۴ء | نمبر ۳۶


## مدینۃ المسیح

لاہور ۹ر ماہ تبلیغ۔ آج گیارہ بجے رات بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو کھانسی کی تکلیف ہے۔ پرسوں سے پیٹ میں درد شروع ہے۔ چھوٹی انتڑیوں کی سوزش معلوم ہوتی ہے۔

سیدہ اُم طاہر احمد صاحبہ کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ انکی عام حالت بشاش ہے۔ گو مرض کی حالت بدستور ہے نبض نسبتاً کمزور ہے۔ احباب جماعت ان کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج بھی مسجد مبارک میں انکی خیر و عافیت کے لئے دعا کی گئی۔

قادیان ۹ر ماہ تبلیغ۔ جناب مولوی عبد المغنی صاحب ہوشیار پور سے تشریف لے آئے ہیں۔ آج حکیم نظام جان صاحب نے اپنے لڑکے عطاء الرحمٰن صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی۔





## اچھوت اور ہندو

اخبار "پربھات" ۷ر فروری نے انسانوں کے اس طبقہ کے متعلق جسے ہندو سوسائٹی نے "اچھوت" کا نفرت انگیز اور ذلیل کن نام دے رکھا ہے۔ اس حقیقت کو بجا اس قرار دیا ہے۔ کہ "ہندو دھرم کا دبایا ہوا ہے۔ اور ہندو تہذیب نے اسے اُوپر نہیں اٹھنے دیا" اور "تاریخی یا حقیقی روشنی میں" اس کی داستان یوں بیان کی ہے۔ کہ:۔

"ہمارے خیال کے مطابق کئی ہزار اور نئی تحقیقات کے رُو سے صرف چھ ہزار سال پہلے جب وسطی ایشیا کے طاقت ور باشندے جنوب میں ہندوستان کی طرف اور مغرب میں یورپ کی طرف پھیلے۔ تو جو طبقہ ہمارے ملک میں آکر آباد ہوا۔ اُسے تاریخ میں آرین کہا جاتا ہے۔ یہ وہی آریہ لوگ تھے۔ جنہوں نے صدیوں پہلے ہندوستان میں آکر مذہب اور تہذیب اور تمدن کی بنیاد رکھی اس نشوونما کے دوران میں قدیمی باشندوں سے نئے آباد کاروں کا تصادم ہونا لازمی تھا۔ اور اس تصادم کے نتیجہ کے طور پر آبادیوں کے نئے اور پُرانے طبقوں میں امتیاز کا ہونا بھی"

مطلب یہ کہ جب آریوں نے وسطی ایشیا سے نکل کر ہندوستان پر یلغار کی۔ تو یہاں آکر انہوں نے مذہب۔ تہذیب اور تمدن کی ایسی بنیاد رکھی جس کا لازمی نتیجہ یہ رونما ہوا۔ کہ ان میں اور ہندوستان کے اصلی و قدیم باشندوں میں امتیاز قائم ہو گیا۔ اور اچھوت اقوام اسی امتیاز کی پیداوار اور یادگار ہیں۔

ہمارے نزدیک "پربھات" کے اس بیان اور اس اعلان میں جسے "پربھات" نے "بکواس" قرار دیا ہے۔ کچھ بھی فرق نہیں ہے۔ جب آریوں نے ہندوستان کے اصلی باشندوں پر غلبہ حاصل کر کے یہاں اپنے مذہب اور تہذیب اور تمدن کی بنیاد رکھی۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا۔ کہ انہوں نے اصلی باشندوں کو اچھوت قرار دے دیا۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ اچھوت پن کے قیام کی ساری ذمہ واری ہندو مذہب۔ ہندو تہذیب اور ہندو تمدن پر عائد ہوتی ہے۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جو اچھوت اور ان کی مظلومیت کو محسوس کرنے والے کہتے ہیں۔ اور جو بالفاظ "پربھات" یہ ہے۔ کہ "اچھوتوں کا طبقہ ہندو دھرم کا دبایا ہوا ہے۔ اور ہندو تہذیب نے اسے اُوپر نہیں اُٹھنے دیا"۔ پھر اسے بکواس کیونکر کہا جا سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اچھوت اقوام پر ہندو دھرم اور ہندو سوسائٹی کا دباؤ اور ظلم و ستم اتنا واضح اور اتنا غیر مشتبہ ہے۔ کہ اس کا انکار کرنیوالے بھی آخر اقرار ہی کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے انکار کا مفہوم اقرار ہی ثابت ہوتا ہے۔

اس سلسلہ میں "پربھات" کا یہ بیان بھی دلچسپی سے پڑھنے کے قابل ہے۔ کہ

"جو سر پھرے لوگ آج بیسویں صدی میں ہندوؤں کو جو پُرانے آریوں کی نسل سے ہیں۔ یہ الزام دیتے ہیں۔ کہ ان کی سوسائٹی میں ایک طبقہ پست کیوں ہے۔ جسے اچھوت کا نام دیا گیا ہے۔ وہ تاریخ کے مختلف منازل سے قطعاً واقف نہیں۔ نہ ہی ان مرحلوں سے واقف ہیں۔ جن سے دنیا کی مختلف تہذیبوں کو گذرنا پڑا۔ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ جب یورپ اور خود انگلستان میں نوجوان عورتوں کو سرعام نیلام کیا جاتا تھا کاکیشیا میں ان عورتوں کو جن کے خاوند مر جائیں۔ خاوندوں کی لاشوں کے ساتھ زندہ جلا دیا جاتا تھا۔ (ہندو دھرم اور ہندو تہذیب میں ستی کی رسم جو بالکل یہی مفہوم رکھتی تھی۔ اور جسے گورنمنٹ برطانیہ نے بڑی کوشش کے ساتھ بند کیا۔ اسے نظر انداز کر کے کاکیشیا کے ذکر کی کیا ضرورت تھی) فلسطین و شام و عرب کے بازاروں میں انسانوں کو بھیڑوں اور بکریوں کی طرح بیچا اور خریدا جاتا تھا۔ ابی سینیا اور افریقی مسلمانوں کے کچھ ملکوں میں اب بھی یہ رسم جاری ہے (اسلام نے اسے سخت ممنوع قرار دیا۔ اور اسلام کی تعلیم سے واقف مسلمان اسے سخت معیوب قرار دیتے ہیں) افغانستان میں والدین اپنی لڑکیوں کو بیس بیس پچیس پچیس روپوؤں میں اسی طرح فروخت کرتے ہیں۔ جیسے کسی نے گائے بیچدی۔ بلکہ بعض علاقوں میں تو خاوند اپنی بیویوں کو رہن بھی کر دیا کرتے ہیں۔ (یہ سب جہالت اور اسلام سے ناواقفیت کے نتیجہ میں ناپسندیدہ حرکات ہیں) امریکہ آج کی دنیا میں اعلیٰ مہذب ملک سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس کی سرزمین پر بھی انسانوں کا ایک طبقہ موجود ہے۔ جسے نیگرو کہا جاتا ہے۔ اور جنہیں محض اس لئے زندہ جلا دینے کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھوں کسی گورے رنگ والی عورت کی توہین ہو گئی"۔

اس قسم کی مثالیں پیش کرنے سے اور کچھ ثابت ہو یا نہ ہو۔ یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو رہی ہے۔ کہ ہندو سوسائٹی میں ایک ایسا مظلوم اور ستم رسیدہ طبقہ اب بھی موجود ہے۔ جسے اچھوت کہا جاتا اور جس سے حیوانوں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ اور کوئی عقل و سمجھ رکھنے والا انسان ایک لمحہ کے لئے یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ کسی گزشتہ زمانہ میں کسی ملک میں چونکہ عورتوں سے ناروا سلوک کیا جاتا تھا۔ یا کسی خطہ میں اب حکمران طبقہ ماتحت لوگوں پر بے جا تشدد کرتا ہے۔ اس لئے ہندوؤں کو یہ حق دائمی طور پر حاصل ہو چکا ہے۔ کہ جن لوگوں پر وہ بقول خود کئی ہزار سال سے انتہائی ظلم و تشدد کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان سے آئندہ بھی ایسا ہی انسانیت کش سلوک کرتے رہیں۔ اور کسی کو ان کے اس شرمناک طریق عمل کے خلاف لب ہلانے تک کی اجازت نہیں۔ ظلم آخر ظلم ہی ہے۔ خواہ ہزار ہا سال سے کیا جا رہا ہو۔ اور مظلوم کو ہر وقت حق حاصل ہے۔ کہ

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ غلام نبی

## سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کی جائے

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا وجود جماعت احمدیہ کے لئے نہائت بابرکت اور فیض رساں وجود ہے۔ ان کی علالت کی وجہ سے جماعت احمدیہ ان کے فیض سے محروم ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ قادیان کا ہر فرد ان کی صحت و عافیت کے لئے دن رات دعائیں کر رہا ہے۔ بیرونی احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا کریں۔ کیونکہ ابھی تک ان کے لئے دعائیں کرنے کی بے حد ضرورت ہے ؛

## ظہور مصلح موعود

میں اپنی دعاؤں کا اثر دیکھ رہا ہوں
احمدؐ کے گلستاں میں کھلا ہے گلِ رعنا
جو مہدیٔ موعود کو دکھلایا گیا تھا
دوشنبہ مبارک ہے، دوشنبہ کہ پس از دو
اللہ تری قدرتِ بے حد کے نشانات
تقدیرِ اُمم کھائے گی پلٹا کوئی دن میں
اک جام پلا کر مجھے سرمست بنا دے
جب بارگہِ حسن میں جھکنے کو نہ آئے
فرعون کا بیڑا تو ہوا چاہتا ہے غرق
مغرب سے جو اٹھے ہیں تلاطم کے شرارے
اب دیکھئے کب ہوتا ہے دیدارِ پُر انوار
تقدیر نے کی ہے جو زبوں حالیٔ اقوام
یہ بڑھتا ہوا شوق ہے میرا کہ جو منزل

وہ رُشکِ قمر۔ یارِ دِگر۔ دیکھ رہا ہوں
خوشبو سے دماغ اپنا میں تر دیکھ رہا ہوں
وہ سامنے۔ جنّت کا ثمر۔ دیکھ رہا ہوں
موعودِ سُوم فضلِ عُمرؓ۔ دیکھ رہا ہوں
بے شک و شبہ۔ بشام و سحر دیکھ رہا ہوں
پھر آج بہم شمس و قمر دیکھ رہا ہوں
اے مست نظر۔ تیری نظر دیکھ رہا ہوں
اڑتے ہوئے۔ کٹتے ہوئے۔ سر دیکھ رہا ہوں
موسیٰ کو بصد فتح و ظفر دیکھ رہا ہوں
اس شر میں بھی میں خیرِ بشر دیکھ رہا ہوں
مدّت ہی سے میں جانبِ در دیکھ رہا ہوں
"دیکھی نہیں جاتی ہے مگر دیکھ رہا ہوں"
تھی دُور بہت۔ دیر نظر دیکھ رہا ہوں

ایّامِ سعید آئے مگر تجھ کو میں اکمل
کیا بات ہے؟ باحال بتر دیکھ رہا ہوں

## جماعت احمدیہ لنڈن اور چندہ تحریک جدید

لنڈن ۸ فروری ۱۹۴۴ء۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ تحریک جدید کے دسویں سال کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ گزشتہ جمعہ میں پڑھا گیا۔ ممبران جماعت احمدیہ نے اپنے وعدہ کی سابقہ رقم میں ۴۶ پونڈ کا اضافہ کیا۔ دعا کے لئے درخواست ہے ؛

## ہوشیارپور میں ایک نہائت ضروری جلسہ

ہوشیارپور میں ۲۰ فروری کو ایک جلسہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ قرب و جوار کی احمدی جماعتیں شرکت کا ابھی سے انتظام کرلیں۔ یہ جلسہ خاص اہمیت کا ہوگا انشاءاللہ تعالےٰ ؛ ناظر دعوۃ و تبلیغ



## عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق جماعتوں کو اطلاع

گزشتہ دو ہفتہ سے بعض جماعتوں کی طرف سے عہدہ داروں کے انتخابات کے متعلق اطلاعات اور فہرستیں آرہی ہیں۔ پہلے تو یہ خیال کیا گیا۔ کہ شائد یہ انتخابات ضرورتاً ضمنی ہیں۔ لیکن ہفتہ عشرہ سے ایسی اطلاعات میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتخابات ضمنی نہیں ہو رہے۔ بلکہ جن جماعتوں نے اس قسم کی اطلاعات دی ہیں انہوں نے سال کا آغاز سمجھتے ہوئے نئے عہدہ داروں کا انتخاب کرنا اور مرکز میں اطلاع دینا ضروری سمجھا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ سابقہ عہدہ داروں کی تقرریوں کی میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بلکہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۴ء کو ختم ہوگی۔ اور جدید انتخابات کے لئے جب تک نظارت ہذا کی طرف سے اعلان نہ ہو (جو انشاءاللہ تعالےٰ مارچ کے مہینہ میں کر دیا جائے گا) کوئی کارروائی نہیں ہونی چاہیئے۔ ہاں اگر ضرورت ہو (مثلاً کوئی عہدہ دار تبدیل ہو جائے۔ یا خدانخواستہ فوت ہو جائے یا کام چھوڑ دے وغیرہ ذالک) تو ضمنی انتخاب کی ہر وقت اجازت ہے۔

مارچ میں انشاءاللہ تعالےٰ جدید انتخابات کے لئے اعلان کیا جائے گا۔ اور اس کے ساتھ انتخابات کے متعلق قواعد شائع کئے جائیں گے۔ اس وقت جماعتوں کو نئے عہدہ داروں کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ جو یکم مئی ۱۹۴۴ء سے ۳۰ اپریل تک تین سال کے لئے ہونگے۔ (ناظر اعلےٰ قادیان)

## تبلیغی دورہ کے متعلق ضلع سرگودہ کی جماعتوں کو ضروری اطلاع

ضلع سرگودہ کی جماعتوں کے تبلیغی دورہ میں ۲ فروری ۱۹۴۴ء کے شائع شدہ پروگرام میں ترمیم کی جاتی ہے۔ جماعتیں اور مبلغین مندرجہ ذیل پروگرام نوٹ کرلیں۔

| تاریخ | مقام |
|---|---|
| ۱۱ تا ۱۳ فروری | چک ۹۹ شمالی مناظرہ عیسائیاں |
| ۱۵، ۱۶ " | " ۱۳۴ جنوبی |
| ۱۷-۱۸ " | " ۳۷ " |
| ۱۹-۲۰ " | " ۳۵ " |
| ۲۱-۲۲ " | " ۳۳ " |
| ۲۳-۲۴ " | " ۸ " |
| ۲۵-۲۶ " | " ۱ |
| ۲۷-۲۸ " | چک پنیار شمالی |
| ۲۹ فروری و یکم مارچ | بھلوال |
| ۲ و ۳ مارچ | بھیرہ |
| ۴ تا ۱۰ مارچ | سرگودہا |
| ۱۲-۱۳ " | خوشاب |
| ۱۵ تا ۱۶ " | روڈہ براستہ گروٹ |
| ۱۷ مارچ | سفر |
| ۱۸-۱۹ مارچ | مجوکہ |
| ۲۰ مارچ | سفر سرگودہ |
| ۲۲-۲۳ مارچ | کوٹ مومن |
| ۲۵-۲۶ " | ادرحمہ |
| ۲۸-۲۹ " | ڈھڈرانجھا |
| ۳۰ مارچ | واپسی دارالامان |

نوٹ۔ چک ۹۹ شمالی میں مورخہ ۱۲-۱۳ فروری ۱۹۴۴ء عیسائیوں سے مناظرہ مقرر ہوا ہے۔ جس پر مرکز سے مولوی عبد الغفور صاحب اور قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری کو بھیجا جائیگا (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

# شان محمد صلے اللہ علیہ وسلم



(۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب سوال کرتے ہیں۔ کہ "کیا تیرہ سو سال تک جو تمام امت آنحضرت (صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعریف کرتی چلی آئی اس سے بھی محمد کا مفہوم مکمل نہ ہو سکا۔ جب تک قادیان میں احمد نبی پیدا نہ ہوا"

(۱)

اس کے متعلق گزارش ہے کہ بے شک امت محمدیہ کا فرد کہلانے کا ہر مستحق اپنے اپنے رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرتا رہا کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ مگر ان میں سے کسی ایک کو بھی ہم احمد نہیں کہہ سکتے۔ ہاں وہ حامد کہلا سکتے ہیں۔ کیونکہ حقیقی معنوں میں احمد ہم اسی کو کہہ سکتے ہیں۔ جو اپنے محسن کی غائت درجہ کی تعریف کرے۔ اور غائت درجہ کی تعریف کسی ہستی کی وہی کر سکتا ہے۔ جس کو اس کے آقا سے غایت درجہ کا انعام بھی ملے۔ اور یہ امر ہمارے اور مولوی صاحب کے نزدیک مسلم ہے کہ روحانی انعاموں میں سے سب سے اعلےٰ درجہ کے انعام کا نام اللہ تعالےٰ نے نبوت رکھا ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ انعام بجز حضرت احمد قادیانی ۱۳ سو برس میں کسی کو عطا نہیں ہوا۔ پھر کوئی ایک شخص یا ساری امت ملکر بھی کس طرح احمد کے مفہوم کی صحیح مصداق ہو کر محمد کے مفہوم کو پورا کرنے والی کہلا سکتی ہے۔ پس یہ سچ اور بالکل سچ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے محامدین اپنے اپنے رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے چلے آئے۔ مگر محمد کا مفہوم اپنی شان کے ساتھ اسی وقت پورا ہوا۔ جبکہ قادیان میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی غلامی میں احمد نبی پیدا ہوا۔"

(۲)

مولوی صاحب کو ذرا سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس صورت میں وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر قدسی مکمل روحانی انعام یعنی (نبوت) امت تک پہنچانے سے معاذ اللہ قاصر ہے۔ اور وہ عمر بھر سارا زور اسی بات پر صرف کرتے آئے ہیں۔ اور اس وقت بھی انہوں نے اسی غرض کے پیش نظر قلم کو جنبش دی ہے۔ کہ تا لوگوں پر ظاہر کریں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نبوت جیسے فیضان خداوندی کو جو ابتدائے آفرینش سے جاری وساری تھا۔ ابدالآباد کے لئے "کلیتہً" بند کر دیا ہے۔ تو ایسا عقیدہ رکھتے ہوئے کس مونہہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے محمد کے مفہوم کو پورا کر دیا۔ مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ محمد کے مفہوم کو پورا کرنے والا تو کوئی ایسا ہی وجود ہو سکتا ہے جس کے مبارک مونہہ سے یہ پاک کلمات نکلیں۔

"ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی۔ اور خدا کا اعلےٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار۔ رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج۔ جس کا نام محمد مصطفےٰ واحمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے۔ جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہ مل سکتی تھی۔ (سراج منیر)

"ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی نبی کامل کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدائت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

(۳)

پھر مولوی صاحب غور فرمائیں جو لوگ انبیاء علیہم السلام کی خوبیوں کے جامع نبی۔ زندہ تاثیر رکھنے والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو وفات قرار دیں۔ لیکن بنی اسرائیل کے ایک نبی یعنی ابن مریم کو جس کی روحانی طاقتیں محدود اور جس کی تاثیر قدسی ختم ہونے کے زندہ سمجھیں۔ اور اس کے نزول کا یہ عقیدہ رکھیں کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب انتہائی تنزل کی حالت میں ہوگی۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اپنی زبون حالت کا مرثیہ یوں کہتے ہیں کہ "آہ ہم کیا تھے کیا ہو گئے کہ ہمارے قویٰ سلب ہو چکے۔ ہماری بہادری عنقا ہو چکی۔ اور اعضا کمزور ہو چکے۔ حقانی تڑپ ہمارے دل سے معدوم ہو چکی۔ بلکہ میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں۔ کہ تمام اعضاء مر چکے فقط ایک دہن اور اس میں زبان باقی ہے"

(اہلحدیث ۱۶ مارچ ۱۹۳۰ء)

اور مسلم اخبار خدائے دو جہان کے آستانہ پر سر رکھ کر خون کے آنسو رو کر اس کے محبوب اور پیارے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان الفاظ میں پکار رہے ہوں گے۔ "اے گلشن اسلام کے مالی آ۔ اور دیکھ کہ تیرے لگائے ہوئے پودے خشک ہو رہے ہیں۔ اور انہیں ایکبار پھر تیری ضرورت ہے۔ آ اور ان کی آبیاری کر کے دنیائے اسلام کو یکبار پھر گلکدہ بنا دے۔ کفر و الحاد کی گھٹا نے دنیا کو تاریک بنا رکھا ہے۔ اسلام اپنے حسن جہاں تاب کی ضیا پاشیوں سے ایک بار پھر بقعۂ نور بنا دے۔ اے ناخدائے کشتی اسلام آ۔ اور دیکھ کہ مسلم کا جہاز سفینہ تمدن کے بحر بے پایاں میں غوطے کھا رہا ہے آ اور اسے ساحل مراد تک پہنچا دے۔ اسلام کی کھیتی خشک ہو رہی ہے۔ آ اور رحمت کا بادل بنکر ایک بار پھر اسے سرسبز و شاداب بنا دے۔ اے رہبر کامل تیری امت تیرے بتائے ہوئے راستہ کو یاد نہ رکھنے کی وجہ سے اب گم کردہ راہ ہے خدارا رحم فرما۔ اور ایک بار پھر اسے منزل مقصود کا راستہ دکھا دے"۔

(شہباز ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء)

اس وقت امت محمدیہ کی یہ دردمندانہ پکار بھی معاذ اللہ صدا بصحرا ثابت ہوگی۔ کیونکہ اسلام کی کشتی کا ناخدا۔ رحمت کا بادل۔ گلشن اسلام کا مالی آپ کے خیال میں ظاہری طور پر بھی فوت ہو چکا۔ اور ساتھ ہی آپ کی تاثیر قدسی بھی معاذ اللہ دفن کر دی گئی۔ اب آپ کے خیال میں بنی اسرائیل کا نبی عمران کی بیٹی کا چشم و چراغ زندہ جاوید الآن کما کان کا مصداق ہی آسمان کی بلندیوں سے اترے گا۔ اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی یتیم و بے کس امت کی دستگیری کر کے اسلام کی خشک کھیتی کی آبیاری کرنے کو رحمت کا بادل بن کر برسے گا۔ اور تمام نبیوں کے سردار پر معاذ اللہ احسان کرے گا۔ پس اے محمد عربی کی امت کا دعوےٰ کرنے والو۔ اور حیات النبی کے قائل بھائیو۔ ذرا سوچو کہ ایسا عقیدہ رکھنے والے کس مونہہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے محمد (کی حد درجہ کی تعریف کی گئی) کے مفہوم کو پورا کیا۔ حق یہ ہے کہ ایسے لوگ خدا اور اس کے پیارے محبوب کے دوست نما دشمن ہیں۔ جن کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما گئے تھے

لیسوا منی ولست منہم کہ نہ وہ میرے ہیں اور نہ میں ان کا۔ محمد کے مفہوم کو پورا کرنے والا تو وہی بزرگ و برتر انسان ہو سکتا ہے۔ جس نے کہا

قد مات عیسیٰ مطرقاً و نبینا
حیٌّ و ربی انہ وافانی

حضرت عیسےٰ تو خاموشی سے جام وفات نوش کر چکے مگر ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی قسم وہ تو زندہ ہیں اور مجھے ملے ہیں۔

(۴)

میں حیران ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کس طرح کہہ دیا۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ تعریف کر دی ہے۔ جس سے محمد کا مفہوم پورا ہو جاتا ہے۔ اہلحدیث ہو کر کیا وہ نہیں جانتے۔ کہ حدیث میں آتا ہے۔ کہ اس امت کے ۷۳ فرقے ہو جائینگے۔ اور ان میں سے صرف ایک ناجی ہوگا۔ باقی سب دوزخی۔ کیا مولوی صاحب کو انہی لوگوں کی تعریف پر فخر ہے۔ مولوی صاحب میری تو روح کانپ جاتی ہے۔ یہ خیال کر کے کہ کوئی ثناخوان محمد دوزخ میں جا سکتا ہے۔ ان کو ثناخوان محمد کہہ کر دوزخ میں بھیجنے کی بجائے لایبقی من الاسلام الا اسمہ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تسلیم کرنا بہتر ہے۔ کہ وہ ثناخوان ہی نہیں کیونکہ واللہ اس انسان پر دوزخ کی آگ حرام اور قطعی حرام ہے۔ جو فی الواقع آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ثناخوان ہو۔ کیا ہی سچ فرمایا احمدؑ قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ؎

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثناخوان محمدؐ

(۵)

پھر اہلحدیث مولوی صاحب کو اتنی حدیث کا علم تو ضرور ہونا چاہیئے تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اپنے ثنا خوان سمجھنا تو الگ رہا۔ ان کے حق فرمایا۔ لتتبعن سنن من قبلکم کہ مسلمان کہلانے والے مجھے چھوڑ کر۔ اسلام کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ کے مثیل ہو جائینگے اور جیسا کہ اوپر آچکا ہے۔ خود مولوی ثناءاللہ صاحب اس بات کے قائل ہیں۔ کہ ان لوگوں کی یہی حالت ہو چکی ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق یہ خیال کرنا۔ کہ وہ محمدؐ کے مفہوم کو پورا کرنیوالے ہیں۔ کسی ایسے ہی انسان کا کام ہو سکتا ہے۔ جو خود بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک سے ناواقف ہو۔

(۶)

پھر وہ لوگ جن کے متعلق اللہ تعالےٰ کے نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم پہلے سے یہ خبر دے گیا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا۔ کہ ان کے قلوب سے ایمان نکل کر آسمان پر چلا جائے گا۔ اور یہ مسلمان کہلانے والے لوگ اس آیت کریمہ کے مصداق ہوں گے۔ ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الاخر وما ھم بمؤمنین۔ اور قسمیں کھا کر منہ سے تو کہیں گے۔ نشھد انک رسول اللہ۔ کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے قائل ہیں مگر خدا کے دربار میں لکاذبون۔ وہ جھوٹے شمار ہوں گے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ مولوی ثناءاللہ صاحب ایسے لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد کرنے والوں کی صف میں کس طرح کھڑا کر سکتے ہیں[ع]

مولوی صاحب! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حمد انسانی وسعت کے مطابق تو اسی انسان نے آکر کی۔ جس کے لئے روز ازل سے یہ خدمت مقرر ہو چکی تھی۔ اور جس کی خبر دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لو کان الایمان معلقاً بالثریا۔ لنالہ رجل من ابناء فارس کہ قلوب سے نکل کر آسمان پر گیا ہوا ایمان ایک فارسی الاصل ہی دوبارہ لا کر لوگوں کے دلوں میں داخل کریگا۔ اور آخرین منھم کی پیشگوئی کے مطابق صحابہ کے رنگ میں رنگین کریگا۔ جیسا کہ وہ خود محمدیت کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ چنانچہ واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ ۱۳ سو سال میں ایک ہی احمد پیدا ہوا۔ جس نے کہا (الف) "یہ عجیب بات ہے۔ کہ جیسا کہ احادیث نبویہ میں مسیح موعود کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ ایسی ہی ایک اصل فارسی کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ وہ آخری زمانہ میں ضائع شدہ ایمان کو پھر بحال کریگا" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۶)

(ب) "اس حدیث کا مصداق وحی الٰہی نے مجھے ٹھہرایا ہے۔ اور بتصریح بیان فرمایا ہے۔ کہ وہ میرے حق میں ہے۔ اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جو میرے پر نازل ہوا۔ ومن ینکر بہ فاولئک علیہ بارز للمباھلۃ ولعنۃ اللہ علیٰ من کذب الحق وافتریٰ علیٰ حضرۃ الحق۔ اور یہ دعویٰ امت محمدیہ میں سے آج تک کسی اور نے ہرگز نہیں کیا" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

(ج) "رجل فارسی اور مسیح موعود ایک ہی شخص کے نام ہیں۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک اور فرقہ ہے۔ جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اصحاب وہی کہلاتے ہیں جو نبی کے وقت میں ہوں۔ اور ایمان کی حالت میں اس کی صحبت سے مشرف ہوں۔ اور اس سے تعلیم اور تربیت پائیں۔ پس اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنے والی قوم میں ایک نبی ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کہلائیں گے۔ اور جس طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے رنگ میں خدا تعالےٰ کی راہ میں دینی خدمتیں ادا کی تھیں۔ وہ اپنے رنگ میں ادا کرینگے" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۷)

ابوالبشارت عبدالغفور

## بذریعہ محاسب الفضل کا چندہ ادا کرنیوالے اصحاب سے ضروری گذارش

الفضل کے وہ خریدار اصحاب جو الفضل کا چندہ بذریعہ دفتر محاسب صدر انجمن ارسال فرماتے ہیں۔ وہ براہ مہربانی مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

(۱) دفتر محاسب کے ذریعہ رقم بھیجنے سے بل میں تاخیر لازمی امر ہے۔ اور رقم کے غلط اندراج کا امکان۔ لہٰذا بہتر یہی ہے۔ کہ رقم براہ راست الفضل کو روانہ کی جائے۔

(۲) جو دوست براہ راست رقم ارسال نہیں فرما سکتے۔ ان کے لئے ضروری ہے کہ دفتر محاسب کے ذریعہ رقم ارسال کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ کیونکہ عین ممکن ہے۔ کہ خریداری نمبر بالکل نہ لکھنے یا غلط لکھنے سے وہ رقم کسی اور کے کھاتہ میں درج ہو جائے۔ یا زیر کارروائی پڑی رہے۔ اور کسی بھی کھاتہ میں محسوب نہ ہو۔ نمبر خریداری ہر دوست کے پتہ کی چٹ پر لکھا ہوتا ہے۔

(۳) رقم بذریعہ محاسب بھیجتے وقت دفتر ہذا کو بذریعہ خط ضرور اطلاع دیں۔ کیونکہ درمیانی واسطہ کی وجہ سے رقم تو دیر سے ملتی ہے۔ لیکن خط کی بناء پر ہم وی۔ پی روک سکتے ہیں۔ بعض دوست اپنے مقامی سکرٹری مال کو رقم ادا فرما کر یہ قیاس کر لیتے ہیں۔ کہ دفتر الفضل کو علم ہو گیا ہوگا۔ اور جب یہاں سے وی۔ پی چلا جاتا ہے۔ تو پھر گلہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اُن کا گلہ بالکل بے جا ہوتا ہے۔

(۴) ماہوار ادائیگی کرنے والے دوستوں کا چندہ بالعموم بقایا میں رہتا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اکثر دوست ماہوار ادائیگی میں باقاعدگی اختیار نہیں فرماتے۔ یا اُن کے ہاں کے مقامی سکرٹری مال چندہ بھیجنے میں بہت تاخیر کر دیتے ہیں۔ لہٰذا دوستوں سے گذارش ہے۔ کہ ماہوار ادائیگی کے طریق کو ترک فرما کر کم سے کم تین ماہ کا چندہ ادا فرمایا کریں۔ اور باقاعدہ ہر تین ماہ کے گذرنے سے پہلے ہی مزید سہ ماہی کی رقم ارسال فرما دیا کریں۔

(۵) ہم یہ امر بوضاحت عرض کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر دفتر محاسب کے ذریعہ سے ارسال کردہ رقم ہمیں وقت پر نہ ملے۔ اور ہم خریدار کو بقایا دار شمار کر کے وی۔ پی ارسال کر دیں۔ یا ان کے خریداری نمبر نہ لکھنے کی وجہ سے باوجود کوشش کے رقم کا اندراج غلط ہو جائے۔ تو دفتر پر اس کی کوئی ذمہ واری نہ ہوگی۔

خاکسار مینیجر الفضل



ریویو

## ہر ایک انسان کیلئے ایک پیغام

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد کی تبلیغی سرگرمیاں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے روز بروز زیادہ سے زیادہ وسعت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ اور اس وقت بھی جبکہ کاغذ کی گرانی نہیں۔ بلکہ نایابی انتہائی کو پہنچی ہوئی ہے۔ آپ کثرت کے ساتھ مختلف زبانوں میں نہایت مفید اور مؤثر لٹریچر شائع فرما رہے ہیں۔ حال میں آپ نے ایک کتاب "ہر ایک انسان کے لئے ایک پیغام" کے نام سے درمی کتب کے سائز پر ستر صفحہ کی شائع فرمائی ہے۔ اس میں اول نہایت دلنشین پیرایہ میں انسانی زندگی کی غرض و غایت قرآن اور حدیث کے رو سے بیان کی ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ اور خدا تعالےٰ جو پوشیدہ خزانہ ہے۔ انسان اُسے پہچانے اور حاصل کرے۔ پھر اس مقصد کے حصول کا ذریعہ سلسلہ نبوت پیش کر کے بتایا ہے۔ کہ لوگوں کو سمجھانے کے لئے خدا تعالےٰ نے نبوت کا سلسلہ جاری کیا۔ اور خدا کے نبی کا سب سے اہم کام یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگوں کو خدا کی معرفت حاصل کرائے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کے دل میں ایک معجزانہ انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ ایک نئی زندگی حاصل کر کے متقی انسان بن جاتا ہے۔ اور دونوں جہان میں فلاح پاتا ہے۔

اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی بعثت کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی بعثت سے پہلے کے لوگوں کی نہایت ابتر حالت کا ذکر کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ اس درجہ گرے ہوئے اور ظلمت و جہالت میں پڑے ہوئے لوگوں نے جب خدا تعالےٰ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کیا۔ تو ان کے دلوں میں عظیم الشان معجزانہ انقلاب پیدا ہو گیا۔ اور انہیں ایسی زندگی حاصل ہو گئی۔ کہ وہ دین و دنیا دونوں میں فلاح پا گئے۔

پھر موجودہ زمانہ کے عام مسلمانوں کی ابتر حالت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ کسی مذہب کو

[ع] بزرگان امت کا ذکر الگ کر چکا ہوں وہ اس جگہ مخاطب نہیں۔

قائم کرنے کے بعد جب وہ قوم رفتہ رفتہ اپنے مذہب کی اصل تعلیم کو فراموش کر کے گمراہ ہو جاتی ہے۔ تو پھر ان کو راہ راست پر لانے کے لئے اپنا رسول بھیجا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ثبوت دیگر مذاہب کی کتب سے دینے کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کہ ان اللّٰہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا شخص مقرر فرمائے گا۔ جو اِن کے لئے ان کا دین تازہ کرے گا۔

اس ترتیب سے ایک متلاشیٔ حق انسان کی فطرت میں یہ معلوم کرنے کی جستجو پیدا کر دی گئی ہے۔ کہ وہ دیکھے موجودہ زمانہ کا مصلح اور مجدد اعظم کون ہے؟ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات والاصفات پیش کی گئی ہے۔ اور مختصراً آپ کے عظیم الشان کارناموں کا ذکر کیا گیا ہے۔

آخر میں پھر مسلمانوں کو ایک امام کے ماتحت جماعت بن کر رہنے اور اسکی ہدایت کے مطابق دینی خدمات بجا لانے کی تلقین قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات کی بناء پر کی گئی ہے۔

غرض یہ نہایت ہی مختصر سا ذکر ہے۔ اس کتاب کے مطالب کا۔ اور اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ تبلیغی لحاظ سے یہ کتاب کس قدر مفید ہے۔ اس کی قیمت صرف چار آنے رکھی گئی ہے۔ اور اِس طرح جس قدر بھی رقم وصول ہو گی۔ وہ دوسرے تبلیغی لٹریچر پر صرف کی جائے گی۔ باوجود اس کے تبلیغی طور پر اشاعت کرنے کے لئے جو احباب منگائیں۔ انہیں صرف محصول ڈاک ارسال کرنے پر اور بعض حالتوں میں اپنے پاس سے محصول صرف کر کے جناب سیٹھ صاحب بھیج دیتے ہیں۔

احباب جماعت کو جہاں اس نہایت مفید کتاب سے تبلیغی رنگ میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ وہاں جناب سیٹھ صاحب موصوف کی صحت و عافیت کے لئے اور اُن کے مال میں برکت کے لئے دُعا بھی کرنی چاہیئے۔ کتاب منگانے کا پتہ:- "انجمن ترقی اسلام سکندر آباد دکن" ہے۔

---

**باورچی کی ضرورت**:- سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتی ہیں کہ اچھا اور صفائی سے کھانا پکانے والے باورچی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب قابلیت دیجائیگی درخواست ذیل کے پتہ پر بھیجی جائے:-
پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**ماسکو** ۹ر فروری۔ آج ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جرمن افواج وسطی نیپیر میں شیوا پاکٹ سے باہر پیدل فوج اور ٹینک میدان میں لا رہی ہیں۔ ایک تنگ علاقہ میں سے گھیری ہوئی جرمن فوج نے نکل جانے کی انتہائی کوشش کی مگر روسی فوج نے کسی کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔

**چنگ کنگ** ۹ر فروری۔ کوان ٹن میں جو بین الاقوامی امدادی کمیٹی مصروف عمل ہے۔ اس کے ایگزیکٹو سکرٹری مسٹر جارج آدم نے اپنی سرکاری رپورٹ حکام کے پیش کر دی ہے۔ اس رپورٹ میں اندازہ لگایا گیا ہے کہ چین کے جنوبی صوبہ کوان ٹن میں فاقہ کشی اور بیماریوں کی وجہ سے دس لاکھ انسان لقمہ اجل ہو چکے ہیں اور اگر فوری امداد بہم نہ پہنچائی گئی۔ تو تیس لاکھ اور موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔

**لنڈن** ۹ر فروری۔ سرکاری طور پر جو اعداد و شمار مہیا ہوئے ہیں۔ ان سے پایا جاتا ہے کہ جرمنی کے دارالحکومت برلین پر تین ماہ میں چھتیس ہزار من مجموعی وزن کے بم گرائے جا چکے ہیں۔ اس شہر پر فضائی حملوں کا سلسلہ نومبر ۱۹۴۳ء سے جاری ہے۔ کل چار سو اتحادی طیارے تباہ ہوئے۔ ان حملوں میں جو اتحادی طیار چی ہلاک۔ مجروح یا قید ہوئے۔ ان کی مجموعی تعداد دو ہزار آٹھ سو ہے۔

**لنڈن** ۹ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بعض جاپانی طیارے لنکا کے ساحل



تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور انہوں نے بعض مقامات پر بم گرائے۔ کسی نقصان جان و مال کی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

**روم** ۹ر فروری۔ ہفتہ کے روز روما کے ریڈیو نے اپنا موسیقی کا پروگرام اچانک ملتوی کر دیا۔ اور روم کے گورنر کا ایک خاص اعلان نشر کیا۔ اعلان میں درج تھا کہ روم کے شہر میں غذائی حالت خطرناک صورت اختیار کر گئی ہے۔ خوراک کی مزید بہم رسانی مشکل ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ شہر کے جملہ ذخائر خوراک کا جائزہ لے کر انہیں ایک مرکزی جگہ جمع کر لیا جائے۔ تاکہ مساوی تقسیم خوراک کا انتظام عمل میں آ سکے۔

**کراچی** ۹ر فروری۔ سندھ کی آریہ پرتی ندھی سبھا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی پانچ ہزار کاپیاں چھپوا کر اہل سندھ میں تقسیم کی جائیں۔

**ماسکو** ۹ر فروری۔ اسٹونیا کی روسی گورنمنٹ جسکے ممبروں نے حال ہی میں روسی پارلیمنٹ کے دسویں اجلاس میں حصہ لیا تھا۔ لینن گراڈ میں ہے۔ روسی فوجوں کی پیش قدمی کے پیش نظر یہ گورنمنٹ اسٹونیا میں منتقل ہونے والی ہے اسٹونیا کی گورنمنٹ اور اسٹونیا کے گوریلوں میں تعلق قائم ہے۔ یہ گوریلے ناردا سے آگے لڑ رہے ہیں۔

**لنڈن** ۹ر فروری۔ اطالوی محاذ کی برطانی اور امریکن فوجوں نے اپنی مورچہ بندی مزید مضبوط کر لی ہے۔ فریقین ایک دوسرے پر زور دار گولہ باری کر رہے ہیں۔ جرمن اتحادی مورچوں پر جوابی حملوں کے دوران میں آگ پھینکنے والے بم استعمال کر رہے ہیں۔ ہفتہ کے روز سنٹرنا کے مغرب میں رات کے حملہ میں امریکن فوجوں کو ان شعلوں کی لہروں کا سامنا کرنا پڑا۔ کالینو میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔

**ماسکو** ۹ر فروری۔ روس اور بلغاریہ کے تعلقات میں کشیدگی کے سلسلے میں حال ہی میں بلغاریہ نے سوویٹ روس کو یہ عذر پیش کیا تھا کہ بلغاریہ نے صرف برطانیہ اور امریکہ کے خلاف اعلان جنگ کیا ہوا ہے۔ روس کے خلاف نہیں۔ سٹالین نے بلغاریہ کے اس عذر کو ٹھکراتے ہوئے لکھا کہ بلغاریہ روس کا صریح دشمن ہے۔ بلغاریہ کی فوجیں اور اسلحہ روسی محاذ پر پہنچ رہا ہے۔ یہ یاد رہے کہ بلغاریہ نے روس کے خلاف اسلئے اعلان جنگ نہیں کیا کہ سرمایہ دار لیڈروں کو خطرہ ہے کہ بلغاریہ کے عوام بغاوت نہ کر دیں۔

**پٹنہ** ۹ر فروری۔ ایم۔ ایم یونس سابق وزیر اعظم بہار نے ایک بیان میں کہا ہے کہ چاول کی شدید قلت ہے۔ بہار کی موجودہ صورت حالات فوری توجہ کی مستحق ہے۔ ہمیں بنگال کا خطرہ نظر آرہا ہے۔ مسٹر یونس نے مرکزی حکومت کو فوری کارروائی کرنے کی اپیل کی ہے۔

**لنڈن** ۹ر فروری۔ ٹرکش ریڈیو نے اطلاع دی ہے کہ سوموار کو اناطولیہ میں بولی کے مقام پر مزید زلزلے آئے جس سے ۱۴۵۸ اشخاص ہلاک ہوئے۔ بولی استنبول کے مشرق میں ۱۴۰ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔

**واشنگٹن** ۹ر فروری۔ ایک بہت بڑے برطانی افسر نے کہا۔ کہ اسے اس کا یقین ہے کہ اتحادی فضائی بمباریوں سے گھبرا کر جرمنی کا دارالحکومت برلن سے بدل کر کسی اور جگہ چلا گیا ہے۔ برلن پر خوفناک حملے ابھی تک جاری ہیں۔

**لنڈن** ۹ر فروری۔ ایک سرکاری اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ ہسپانوی حکومت نے اطالیہ کے سات جہاز چھوڑ دئے ہیں۔ حکومت برطانیہ اور ہسپانیہ میں ابھی تک گفتگو ہو رہی ہے کیونکہ ابھی تک مزید جہاز ہسپانوی حکومت کے قبضہ میں ہیں۔

**واشنگٹن** ۹ر فروری۔ وسطی بحر الکاہل میں سات دن کی لڑائی کے بعد مارشل کے جزیروں میں سے کوار جیلین کے جزیرہ پر امریکی فوجوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ امریکی کمانڈر انچیف نے کہا کہ یہ جزیرہ جاپان کے خلاف جنگ کرنے میں بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جو زبردست چوکی کا کام دے گا۔

**واشنگٹن** ۹ر فروری۔ سیام کے دارالحکومت بنکاک پر اتحادی ہوائی جہازوں نے حملہ کیا۔ جس سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ ہند چینی میں جاپانی ریلوے ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ ان حملوں سے دو امریکی جہاز واپس نہیں آئے۔

**لنڈن** ۹ر فروری۔ اٹلی میں کیسینو کے شہر پر اتحادیوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اب کیسینو کی ایک پہاڑی پر سخت جنگ ہو رہی ہے۔ روم کے جنوب میں دشمن کے جوابی حملے کا زور گھٹ گیا ہے۔

**واشنگٹن** ۹ر فروری۔ کوار جیلین کے جزیرے پر امریکہ کا قبضہ ہو جانے کی وجہ سے اتحادی جہازوں کو دور دور تک دشمن کے خلاف کارروائیاں کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ چنانچہ چار نئے جزیروں پر ہوائی حملے کئے گئے ہیں۔ وسطی بحر الکاہل میں اگرچہ موسم خراب رہا۔ تاہم کئی مقام پر حملے کئے گئے۔ اور ۱۲۰ ٹن وزنی بم گرائے گئے۔

**ماسکو** ۹ر فروری۔ روسی فوجوں نے نیپیر کے موڑ پر جو تازہ حملہ کیا ہے۔ اسکے نتیجہ میں جنوب مشرقی کرنے کے شہر نیکوپول پر قبضہ کر لیا ہے۔ دوسری طرف دشمن کو ایک زبردست شکست ہوئی ہے۔ جہاں اس کے ڈیڑھ ہزار سپاہی مارے گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس علاقہ کی آخری لڑائی میں جرمنوں کے کشتوں کے پشتے لگ جائیں گے۔

**نئی دہلی** ۹ر فروری۔ آج تیسرے پہر سنٹرل اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر محمد احمد کاظمی نے اجلاس کو ملتوی کرنے کی تجویز پیش کر کے دلچسپی پیدا کر دی۔ مسٹر کاظمی نے اپنی تقریر میں گورنمنٹ پر یہ الزام لگایا کہ ڈیفنس آف انڈیا رولز کے ماتحت سرکاری افسروں نے ملک میں دہشت کا بازار گرم کر دیا ہے۔ یہانتک کہ ان وکیلوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ جنہوں نے سیاسی ملزموں کے مقدموں کی پیروی کی۔ اور جس کی مثال لاہور میں مسٹر یارڈی والا اور آگرہ میں پنڈت بیج ناتھ کی گرفتاری سے ملتی ہے۔ اس تحریک کی حمایت کرنیوالوں نے دلیل یہ دی۔ کہ اس قانون کے لئے چونکہ گورنمنٹ ہند ذمہ وار ہے۔ اسلئے یہ دیکھنا بھی اس کا فرض ہے۔ کہ صوبائی حکومتیں اسپر صحیح طور پر عمل کر رہی ہیں یا نہیں۔ اس سلسلے میں یہ بھی کہا گیا۔ وکیلوں کو جس [illegible] پکڑا گیا۔ وہ قانونی پیشہ کی دیانتداری پر حملہ ہے۔ ہوم ممبر نے آئینی اور قانونی بناء پر اس کی مخالفت کی اور کہا۔ اس ایکٹ کی قانونی ذمہ داری تو سنٹرل گورنمنٹ پر ہے۔ مگر عمل کرنے کی ذمہ داری صوبوں پر ہے۔ اور صوبوں کی کارروائی کی وجہ سے سنٹرل گورنمنٹ کی مذمت کرنا جائز نہیں۔ اور اس قسم کی مخالفت کی مناسب جگہ صوبہ کی اسمبلی ہے۔ آخر یہ تحریک التواء ۴۲ کے مقابلہ میں ۴۳ ووٹوں سے منظور ہو گئی۔